کعبے کی شان

اور حج کے فضائل

28 May 2026

(For Islamic Brothers)

پاکستان کے علاوہ دنیا بھر میں دعوتِ اسلامی کے

ہفتہ وار اجتماعات میں ہونے والا بیان

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں جائز ہوں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہیے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا، پی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ عِنْدَ قَبْرِی وُکِّلَ بِھَا مَلَكٌ یُبَلِّغُنِی، وَکُفِیَ بِھَا اَمْرَ دُنْیَاہُ وَآخِرَتِہٖ، وَکُنْتُ لَہٗ شَھِیْدًا اَوْ شَفِیْعًا۔

مشہور صحابیٔ رسول حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے: اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی، مکی مدنی، مُحَمَّدِ عربی صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو میری قبر کے پاس مجھ پر سلام عَرض کرے، اللہ پاک اُس پر ایک فرشتہ مقرر فرمائے گا، جو مجھ تک اس کا سلام بھی پہنچائے گا اور اُس کی دنیا و آخرت کے

کاموں کی کفایت بھی کرے گا اور اس کے ساتھ ساتھ میں اُس کا گواہ ہوں گا (یا یہ فرمایا کہ) میں اس کی شفاعت کروں گا۔ شعب الایمان، باب فی تعظیم النبی، جلد:2، صفحہ:218، حدیث:1583 ملتقطاً۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بَیان سُننے کی نیّتیں

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: **اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ** سچی نیت سب سے افضل عمل ہے۔[1] **اے عاشقانِ رسول!** ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنائیے کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے!
☜ عِلْم حاصل کرنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ☜ با اَدب بیٹھوں گا ☜ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ☜ اپنی اِصلاح کے لئے بیان سُنوں گا ☜ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول! مکّۂ مکرمہ ہو یا مدینۂ طیبہ دونوں ہی انتہائی قابلِ احترام و لائقِ تعظیم مقامات ہیں، جن کی عظمت و رِفعت اور شان و شوکت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ مکے اور مدینے کو ربّ کریم نے جن ظاہری اور باطنی خوبیوں سے نوازا ہے وہ کسی اور شہر کے حصے میں نہ آسکیں اور ایسا کیوں نہ ہو کہ مکے شریف میں مسلمانوں کی عقیدتوں کا مرکز **بَیْتُ اللّٰہ شریف** موجود ہے اور مدینۂ منوّرہ میں رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا نُور برساتا **مزارِ پاک** ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ آج ہم کعبے شریف کی شان و عظمت اور حج کے فضائل و برکات سے متعلق بیان سننے کی سعادت حاصل کریں گے، یاد رکھئے! شہر محبوب یعنی مَکّۂ مُکَرَّمَہ میں فضیلت و برکت والے بہت سے مقامات موجود ہیں، مگر ان

1 …جامع صغیر، صفحہ:81، حدیث:1284۔

سب میں کعبے شریف کو ایک خاص مقام حاصل ہے۔ قرآنِ کریم کی طرح کعبۂ معظمہ کی حفاظت کا ذمہ بھی ربِّ کریم نے اپنے ذِمَّۂ کرم پر لے رکھا ہے کہ کوئی باطل پرست شیطانی طاقت نہ قرآنِ کریم کو فنا کر سکتی ہے نہ کعبے شریف کو صفحۂ ہستی سے مٹا سکتی ہے کیونکہ ربِّ کریم ان دونوں کا محافظ و نگہبان ہے۔ (عجائب القرآن مع غرائب القرآن، ص۲۲۶ملخصاً)

آیئے! بَرَکت حاصل کرنے کے لئے خانۂ کعبہ کی شان و عظمت سے متعلق ایک حکایت ملاحظہ کیجئے، چنانچہ

کعبہ سونے کی زنجیروں میں باندھ کر محشر میں لایا جائے گا

حضرت وَہب بن مُنَبِّہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: تَورات شریف میں لکھا ہے: اللہ پاک قِیامت کے دن اپنے 7 لاکھ مُقَرَّب فرشتوں کو بھیجے گا جن میں سے ہر ایک کے ہاتھ میں سونے کی ایک زنجیر ہوگی، اللہ پاک فرمائے گا: ”جاؤ! اور کعبہ کو ان زنجیروں میں باندھ کر محشر کی طرف لے آؤ!“ فِرِشتے جائیں گے، اُسے زنجیروں سے باندھ کر کھینچیں گے اور ایک فِرِشتہ پکارے گا: ”اے کعبۃُ اللہ! چل۔“ تو کعبۂ مبارَکہ کہے گا: ”میں نہیں چلوں گا جب تک میرا سُوال پورا نہ ہو جائے۔“ فَضائے آسمانی سے ایک فرشتہ پکارے گا: ”سُوال کر!“، تو کعبہ بارگاہِ الٰہی میں عرض کرے گا: اے اللہ پاک! تو میرے پڑوس میں دفن کئے گئے مؤمنین کے حق میں میری شفاعت قبول فرما۔ تو کعبہ شریف ایک آواز سُنے گا: میں نے تیری درخواست قبول فرمالی۔ حضرت وَہب بن مُنَبِّہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: پھر مکّۂ مکرَّمہ میں دُفن ہونے والوں کو اُٹھایا جائے گا جن کے چہرے سفید ہوں گے۔ وہ سب اِحرام کی حالت میں کعبے کے پاس جمع ہو کر لَبَّیْك کہہ رہے ہوں گے۔ پھر فرشتے کہیں گے: اے کعبہ! اب چل۔ تو وہ کہے گا: میں نہیں چلوں گا، جب تک کہ میری درخواست قَبول نہ ہو جائے۔ تو فَضائے آسمانی سے ایک فرشتہ پکارے

گا: تُو مانگ، تجھے دیا جائے گا۔ تو کعبہ شریف کہے گا: اے اللہ پاک! تیرے گنہگار بندے جو جمع ہو کر دُور دُور سے مٹی میں بھرے ہوئے میرے پاس آئے۔ انہوں نے اپنے گھر والوں اور دوستوں کو چھوڑا، اُنہوں نے فرمانبرداری اور زِیارت کے شوق میں نکل کر تیرے حکم کے مطابِق ارکانِ حج ادا کئے، تو میں تجھ سے سُوال کرتا ہوں کہ ان کے حق میں میری شفاعت قبول فرما، ان کو قِیامت کی گھبراہٹ سے اَمن عنایت فرما اور انہیں میرے پاس جمع کر دے۔ تو ایک فرشتہ اعلان کرے گا: اے کعبہ ان میں ایسے لوگ بھی ہوں گے جنہوں نے تیرے طواف کے بعد گناہ کئے ہوں گے اور ان پر اِصرار کر کے اپنے اُوپر دوزخ واجِب کر لیا ہو گا۔ تو کعبہ عَرض کرے گا: اے اللہ پاک! اِن گنہگاروں کے حق میں بھی میری شفاعت قبول فرما جن پر دوزخ واجب ہو چکا ہے۔ تو اللہ پاک فرمائے گا: میں نے اُن کے حق میں تیری شفاعت قبول فرمائی۔ تو وُہی فرشتہ اعلان کرے گا: جس نے کعبے کی زیارت کی تھی وہ دیگر لوگوں سے الگ ہو جائے۔ اللہ پاک ان سب کو کعبے کے پاس جمع کر دے گا۔ ان کے چہرے سفید ہوں گے اور وہ دوزخ سے بے خوف ہو کر طواف کرتے ہوئے لَبَّیْك پڑھیں گے۔ پھر فِرشتہ پُکارے گا: اے کعبۃُ اللہ! چل۔ تو کعبہ شریف (اس طرح) لَبَّیْك پڑھے گا: ”لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ ،وَالْخَیْرُ کُلُّہٗ، بِیَدَیْكَ، لَبَّیكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ،“ پھر فرشتے اُس کو کھینچ کر میدانِ محشر تک لے جائیں گے۔ (الروض الفائق ص ٦٦)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے! اللہ پاک نے مَکَّۂ مُکَرَّمَہ کو کیسی عظیمُ الشّان خُصوصیات وبَرَکات سے نوازا کہ جس خوش نصیب کی کعبہ سفارش کرے گا، ان سب کو اللہ کریم اپنی رحمت سے معاف فرما دے گا، انہیں اپنی رضا عطا فرمائے گا اور انہیں جنت میں داخل فرمائے گا، لہٰذا

ہمیں چاہئے کہ ہم بھی کعبے شریف کی عظمت کو سمجھیں، اس سے خوب خوب محبت کریں، اس کی اَہَمِّیَّت اور عظمت کو اپنے دل میں مزید اُجاگر کریں، دنیاوی اُلجھنوں میں گرفتار رہنے کے بجائے حَرَمَین طَیِّبَین کی حاضری کے لئے کوششیں جاری رکھیں، اِس کے لئے اللہ پاک کی بارگاہ میں رو رو کر دُعائیں مانگیں، والِدَین اور اللہ پاک کے مقبول بندوں کی بارگاہ میں حاضِر ہو کر اُن سے دعائیں کروائیں، اِس اُمید پر کہ کبھی تو بابِ کرم کھُلے گا، کبھی تو ہمارا بھی بُلاوا آجائے گا اور کبھی تو ہمارا نام بھی حاجیوں کی فہرست (List) میں شامل ہو گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیتُ اللہ شریف کی شان و عظمت

پیارے اسلامی بھائیو! مکہ شریف میں واقع بیتُ اللہ شریف وہ مقدس مقام ہے جس کی تعریف و توصیف آیاتِ قرآنیہ میں موجود ہے، چنانچہ

پارہ 4 سورۂ آلِ عمران کی آیت نمبر 96 میں اللہ کریم کا فرمانِ عظمت نشان ہے:

اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِیْنَ ﴿۹۶﴾

(پ ۴، آلِ عمران: ۹۶)

ترجَمۂ کنزالعرفان: بیشک سب سے پہلا گھر جو لوگوں کی عبادت کے لئے بنایا گیا وہ ہے جو مکہ میں ہے برکت والا ہے اور سارے جہان والوں کے لئے ہدایت ہے۔

حضرت علّامہ مولانا سَیِّد مفتی محمد نعیمُ الدین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس آیتِ مقدسہ کے تحت فرماتے ہیں: اس میں بتایا گیا (ہے) کہ سب سے پہلا مکان جس کو اللہ کریم نے طاعت و عبادت کے لئے مُقَرَّر کیا نماز کا قبلہ، حج اور طواف کا مقام بنایا جس میں نیکیوں کے ثواب زیادہ ہوتے ہیں وہ کعبۂ مُعَظَّمہ ہے جو شہر مکۂ مُعَظَّمہ میں واقع ہے۔

کعبۂ مُعَظَّمَہ کی خصوصیات

تفسیر صِراطُ الجنان میں کعبہ شریف کی کچھ خصوصیات لکھی ہوئی ہیں، آیئے! سنتے ہیں:

(1)...(کعبہ شریف)سب سے پہلی عبادت گاہ ہے کہ حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام نے اس کی طرف نماز پڑھی۔

(2)...(کعبہ)تمام لوگوں کی عبادت کے لئے بنایا گیا جبکہ بَیْتُ الْمَقْدِس مخصوص وقت میں خاص لوگوں کا قبلہ رہا۔

(3)...(کعبہ شریف) مکّہ مُعَظَّمَہ میں واقع ہے، جہاں ایک نیکی کا ثواب ایک لاکھ ہے۔

(4)...کعبہ شریف کا حج فرض کیا گیا۔

(5)...حج ہمیشہ صرف کعبے کا ہوا، بَیْتُ الْمَقْدِس قبلہ ضرور رہاہے، لیکن کبھی اس کا حج نہ ہوا۔

(6)...کعبہ شریف کو امن کا مقام قرار دیا گیاہے۔

(7)...کعبہ شریف میں بہت سی نشانیاں رکھی گئیں جن میں ایک مقامِ ابراہیم (بھی) ہے۔

(8)...پرندے کعبہ شریف کے اُوپر نہیں بیٹھتے اور اس کے اُوپر سے پرواز نہیں کرتے بلکہ پرواز کرتے(اُڑتے ہوئے)ہوئے آتے ہیں تو اِدھر اُدھر ہٹ جاتے ہیں۔

(9)...جو پرندے بیمار ہو جاتے ہیں وہ اپنا علاج یہی کرتے ہیں کہ ہوائے کعبہ میں ہو کر گزر جائیں، اِسی سے اُنہیں شِفا ہوتی ہے۔

(10)...وحشی(جنگلی)جانور ایک دوسرے کو حرم کی حدود میں اِیذا(تکلیف) نہیں دیتے، حتّٰی کہ اس سرزمین میں کُتّے ہرن کے شکار کیلئے نہیں دوڑتے اور وہاں شکار نہیں کرتے۔

(11)...لوگوں کے دل کعبۂ مُعَظَّمَہ کی طرف کھنچتے ہیں اور اس کی طرف نظر کرنے سے آنسو جاری ہوتے ہیں۔

(12)...ہر شبِ جمعہ (جمعہ اور جمعرات درمیانی رات) کو ارواحِ اَولیاء (اولیائے کرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی مقدس روحیں) اس کے ارد گرد (آس پاس) حاضر ہوتی ہیں۔

(13)...جو کوئی اس کی بے حُرمتی و بے ادبی کا ارادہ کرتا ہے، برباد ہوجاتا ہے۔

(صراط الجنان، ۲/ ۱۶، ۱۵ ملتقطاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

ولادتِ مصطفےٰ کا شہر

پیارے اسلامی بھائیو! مکہ مکرمہ اور کعبہ شریف کی اور بھی کئی خصوصیات ہیں، مثلاً مکے شریف کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ یہاں تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ولادت ہوئی، اللہ پاک قرآنِ کریم میں ارشاد فرماتا ہے:

لَاۤ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۙ﴿۱﴾ وَ اَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۙ﴿۲﴾ (پ۳۰، البلد: ۲،۱)

ترجمۂ کنزالعرفان: مجھے اِس شہر کی قسم۔ جبکہ تم اس شہر میں تشریف فرما ہو۔

تفسیرِ صِراطُ الْجِنَان میں لکھا ہے: گویا کہ ارشاد فرمایا: اے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! مکۂ مُکَرَّمَہ کو یہ عظمت آپ کے وہاں تشریف فرما ہونے کی وجہ سے حاصل ہوئی ہے۔

(تفسیر کبیر، البلد، تحت الآیۃ: ۲، ۱۱/ ۱۶۴)

مشہور مُحدِّث حضرت علامہ شیخ عبد الحق مُحدِّث دِہلوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: عُلَما فرماتے ہیں: اللہ پاک نے اپنی کتاب میں نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے علاوہ اور کسی نبی کی رسالت کی قسم یاد نہ فرمائی اور سورۂ مبارکہ "لَاۤ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِۙ(۱) وَ اَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ" اس میں رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی انتہائی تعظیم و تکریم کا بیان ہے کیونکہ اللہ پاک نے قسم کو اس شہر سے جس کا نام "بلدِ حرام" اور "بلدِ امین " ہے، مُقَیَّد فرمایا ہے اور جب سے حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اس مبارک شہر میں تشریف لائے تب سے اللہ پاک کے نزدیک وہ شہر مُعَزَّز و مُکَرَّم ہو گیا اور اسی مقام سے یہ مثال مشہور ہوئی کہ "شَرَفُ الْمَکَانِ بِالْمَکِیْنِ" یعنی مکان کی بزرگی اس میں رہنے والے سے ہے۔

مزید فرماتے ہیں: اللہ کریم کا اپنی ذات و صفات کے علاوہ کسی اور چیز کی قسم یاد فرمانا اس چیز کا شرف اور فضیلت ظاہر کرنے کے لئے اور دیگر چیزوں کے مقابلے میں اس چیز کو ممتاز (مشہور) کرنے کے لئے ہے جو لوگوں کے درمیان موجود ہے تاکہ لوگ جان سکیں کہ یہ چیز انتہائی عظمت و شرافت والی ہے۔ (مدارج النبوہ، باب سوم دربیان فضل وشرافت، ۱/۶۵) (صراط الجنان، ۱۰/۶۷۹)

پیارے اسلامی بھائیو! ☚ یہی وہ شہر ہے جہاں کی گلیوں نے رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مبارک قدموں کے بوسے لئے ہیں۔ ☚ جہاں کی ہواؤں نے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی مقدس سانسوں کو چُوما ہے۔ ☚ جہاں کے گلی کُوچوں میں آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے پسینۂ خوشبودار کی خوشبوئیں پھیلی ہیں۔ ☚ جہاں کے خوش نصیب درختوں اور پتھروں نے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی زیارت کی ہے۔ ☚ جہاں آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے مبارک بچپن اور جوانی کے خوبصورت لمحات گزارے ہیں۔ ☚ جہاں آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اعلانِ نبوت فرمایا ہے۔ ☚ جہاں سے آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے تبلیغِ اسلام کا آغاز فرمایا ہے۔ اس

لیے ہمیں چاہیے کہ اس مبارک شہر اور اس میں واقع **بیتُ اللہ** شریف کی محبت کو اپنے دل میں بڑھائیں، جب بُلاوا آجائے اور اس شہر میں جانا نصیب ہو تو اس کا خوب ادب واکرام کریں اور ہر طرح کی بے ادبی سے بچیں۔ آیئے! خانۂ کعبہ کے چند آداب سنتے ہیں:

کعبۃُ اللہ کے آداب

* ہمیں چاہیے کہ ہم کعبۃُ اللہ کی طرف پاؤں نہ پھیلائیں، * اس کی طرف معاذَ اللہ تھوک نہ پھینکیں، * اس کی طرف منہ کر کے کُلّی نہ کریں، * اس کی طرف پیٹھ کرنے سے بچیں، * کعبے کی بے حُرمتی نہ کریں، * اس کے بارے میں بُرے الفاظ زبان سے نہ نکالیں * الغرض اس کی ہر طرح کی بے ادبی سے بچیں، * اس سے خوب خوب محبت کریں۔ اگر ہم ان تمام باتوں پر عمل کرنے میں کامیاب ہو گئے تو اِنْ شَآءَ اللہ ہمیں خوب خوب رحمتیں اور برکتیں نصیب ہوں گی۔ اِنْ شَآءَ اللہ

پیارے اسلامی بھائیو! ابتدائے اسلام میں قبلہ بَیْتُ الْمَقْدِس تھا، چنانچہ مسلمان بَیْتُ الْمَقْدِس کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کرتے تھے، پھر بعد میں قبلہ بیتُ اللہ شریف قرار پایا، اس کا پسِ منظر کیا ہے، آیئے! سنتے ہیں، چنانچہ

پارہ 2 سورۃُ البقرہ کی آیت نمبر 144 میں ربِّ کعبہ نے ارشاد فرمایا:

قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِی السَّمَآءِ (پ ۲، البقرۃ، ۱۴۴)	ترجمۂ کنز العرفان: ہم تمہارے چہرے کا آسمان کی طرف بار بار اُٹھنا دیکھ رہے ہیں

کعبہ شریف قبلہ کیسے بنا؟

پیارے اسلامی بھائیو! جب حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مدینے شریف

تشریف لائے تو انہیں بَیْتُ الْمَقْدِس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کا حکم دیا گیا اور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اللہ پاک کے حکم کی پیروی کرتے ہوئے اسی طرف منہ کر کے نمازیں ادا کرنا شروع کر دیں۔ البتہ حضور پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مبارک دِل کی خواہش یہ تھی کہ خانۂ کعبہ کو مسلمانوں کا قبلہ بنا دیا جائے، اس کی وجہ یہ نہیں تھی کہ بَیْتُ الْمَقْدِس کو قبلہ بنایا جانا حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو ناپسند تھا بلکہ اس کی ایک وجہ یہ تھی کہ خانۂ کعبہ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام اور ان کے علاوہ بہت سے انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کا قبلہ تھا، ایک وجہ یہ تھی کہ بَیْتُ الْمَقْدِس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کی وجہ سے کچھ غیر مسلم فخر و غرور میں مبتلا ہو گئے اور یوں کہنے لگے تھے کہ مسلمان ہمارے دین کی مخالفت کرتے ہیں لیکن نماز ہمارے قبلہ کی طرف منہ کر کے پڑھتے ہیں۔ چنانچہ ایک دن نماز کی حالت میں حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اس امید میں بار بار آسمان کی طرف دیکھ رہے تھے کہ قبلہ کی تبدیلی کا حکم آجائے، اس پر نماز کے دوران یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی جس میں حُضُورِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رِضا کو رضائے الٰہی قرار دیتے ہوئے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے چہرۂ انور کے حسین انداز کو قرآن میں بیان کرتے ہوئے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خواہش اور خوشی کے مطابق خانۂ کعبہ کو قبلہ بنا دیا گیا۔ چنانچہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نماز ہی میں خانہ کعبہ کی طرف پھر گئے، مسلمانوں نے بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ اسی طرف رُخ کیا اور ظہر کی 2 رکعتیں بَیْتُ الْمَقْدِس کی طرف ہوئیں اور 2 رکعتیں خانہ کعبہ کی طرف منہ کر کے ادا کی گئیں۔

خدا چاہتا ہے رضائے محمد

اے عاشقانِ رسول! اسی طرح قبلہ کی تبدیلی سے ایک بات یہ بھی معلوم ہوئی! اللہ پاک کو اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رضا بہت پسند ہے اور اللہ پاک اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی

چاہتوں کو پورا فرماتا ہے۔

مُفَسِّرِ قرآن حضرت امام فخرُ الدِّین رازی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ فرماتے ہیں: بے شک اللہ پاک نے اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی وجہ سے قبلہ تبدیل فرمایا اور اس آیت میں یوں نہیں فرمایا کہ ہم تمہیں اس قبلہ کی طرف پھیر دیں گے جس میں میری رضا ہے بلکہ یوں ارشاد فرمایا: فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰىهَا ترجمۂ کنزُالعِرفان: تو ضرور ہم تمہیں اس قبلہ کی طرف پھیر دیں گے جس میں تمہاری خوشی ہے۔ تو گویا ارشاد فرمایا: اے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! ہر کوئی میری رضا کا طلبگار ہے اور میں دونوں جہاں میں تیری رضا چاہتا ہوں۔ (تفسیر کبیر، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۱۴۴، ۸۲/۲)

حج ایک اہم فریضہ

پیارے اسلامی بھائیو! بیتُ اللہ شریف کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ یہی وہ مقام ہے جہاں ہر سال دنیا کے کونے کونے سے لاکھوں لاکھ عاشقانِ رسول جمع ہوتے ہیں۔ اپنی نسل و زبان، اپنے رنگ اور وطن کے فرق کو مٹا کر ایک ساتھ لبیک کی صدائیں بلند کرتے ہوئے فریضۂ حج ادا کرتے ہیں۔ ہر طرف سے آواز آرہی ہوتی ہے:

لَبَّيْكَ ؕ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ ؕ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ ؕ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ ؕ لَا شَرِيْكَ لَكَ ؕ

"حج" ارکانِ اسلام میں سے ایک بنیادی رُکن اور اہم عبادت ہے، اللہ کریم نے حج کی ادائیگی کی طاقت رکھنے والوں پر اسے فرض فرمایا ہے، جو فرض ہونے کے باوجود اس کی ادائیگی میں کوتاہی (Negligence) کرے سخت گنہگار اور دوزخ کا حق دار ہے،

اللہ پاک پارہ 4 سُورۂ اٰلِ عمران کی آیت نمبر 97 میں ارشاد فرماتا ہے:

وَ لِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْهِ سَبِیْلًا ؕ وَ مَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۹۷﴾ (پ ۴، اٰلِ عمران: ۹۷)

ترجَمۂ کنزالعرفان: اور اللہ کے لئے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا فرض ہے جو اس تک پہنچنے کی طاقت رکھتا ہے اور جو انکار کرے تو اللہ سارے جہان سے بے پرواہ ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! حج بہت بڑی نعمت ہے، حج کی سعادت پانے والے خوش نصیبوں پر اللہ پاک خُصوصی کرم نوازیاں فرماتا ہے، وہ پاک ربِّ کریم حج کرنے والوں کو حج کے بدلے میں ایسے عظیمُ الشّان انعامات سے نوازتا ہے جن کے بارے میں سُن کر مسلمانوں کے دلوں میں بھی ان مقدس مقامات کی زِیارت کا ذوق و شوق مزید مچلنے لگتا ہے۔ تو آیئے! حج کے فَضائل اور حاجیوں کو ملنے والے انعامات پر مشتمل 4 فرامینِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سُنتے ہیں، چنانچہ

حج کے فضائل

1. ارشاد فرمایا: جو حج کے اِرادے سے نکلا، پھر مر گیا تو اللہ پاک اُس کے لئے قیامت تک حج کرنے والے کا ثواب لکھ دے گا اور جو عُمرے کے اِرادے سے نکلا، پھر مر گیا تو اللہ کریم اُس کیلئے قیامت تک عُمرہ کرنے والے کا ثواب لکھ دے گا۔ (مسند ابی یعلی، مسند ابی ھریرۃ، ۵/ ۴۴۱، حدیث: ۶۳۲۷)
2. ارشاد فرمایا: جب تم کسی حاجی سے مُلاقات کرو تو اُس سے سَلام و مصافحہ (یعنی ہاتھ ملایا) کرو اور اس سے کہو کہ وہ اپنے گھر میں داخل ہونے سے پہلے تمہارے لیے مغفرت کی دعا کرے کیونکہ اُس کی مغفرت ہو چکی ہے۔ (مشکاۃ المصابیح، کتاب المناسک، الفصل الثالث، ۱/ ۴۷۲، حدیث: ۲۵۳۸)
3. ارشاد فرمایا: حج کیا کرو! کیونکہ حج گناہوں کو اِس طرح دھو دیتا ہے جیسے پانی میل کو دھو دیتا ہے۔

(معجم اوسط، من اسمہ القاسم، ۳/ ۲۱۶، حدیث: ۴۹۹۷)

4. ارشاد فرمایا: حاجی اپنے گھر والوں میں سے 400 (مُسلمانوں) کی شفاعت کرے گا اور گناہوں سے

ایسا نِکل جائے گا جیسے اُس دن کہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا۔(کنز العمال، حرف الحاء، کتاب الحج والعمرۃ، الفصل الاول فی فضائل الحج، الجزء: ۵، ۷/۳، حدیث: ۱۱۸۳۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سُنا کہ ربِّ کریم حاجیوں پر کتنا مہربان ہے اور ان پر کیسی کیسی نوازشیں فرماتا ہے، ان کے گناہوں کو معاف فرماتا ہے، انہیں مغفرت کے پروانے عطا فرماتا ہے، انہیں 400 مسلمانوں کی شفاعت کا اختیار عطا فرماتا ہے۔ اور جو حج کے ارادے سے نکلے اور فوت ہو جائے تو اس کے لئے قیامت تک حج کا ثواب لکھا جاتا ہے۔ **یقیناً حج کی سعادت پانے والا** ربِّ کریم کی رِضا حاصل کرنے کی کوشش میں لگا رہتا ہے۔ رحمتوں اور برکتوں کے سائے میں ہوتا ہے۔ اللہ پاک کی امان میں ہوتا ہے۔ اپنی نیکیوں میں خوب اضافہ کرواتا ہے۔ شیطان کے دھوکے سے بچ جاتا ہے۔ اپنے گناہوں کی بخشش کا سامان کرتا ہے۔ گویا رحمتِ الٰہی میں ڈُبکیاں لگاتا ہے۔ کعبہ شریف کے نورانی نظاروں سے آنکھوں کو ٹھنڈا کرتا ہے۔ قدم قدم پر نیک بندوں کی یادیں تازہ کرتا ہے۔ اللہ پاک کے نیک بندوں کے راستے پر چلتا ہے، اَلْغَرَض! **حج کی سعادت پانے والا** دنیا و آخرت کی کئی بھلائیوں کا حق دار ہو جاتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول! یوں تو حج میں بہت سے کام کئے جاتے ہیں، ان میں سے ایک **طواف** بھی ہے، حج کی سعادت پانے والا کعبۃُ اللہ شریف کے گرد پروانہ وار چکر لگاتا ہے، جسے **طواف** کہتے ہیں۔ طواف بھی ایک ایسی عبادت ہے جو دنیا بھر میں صرف **مکہ مکرمہ** میں کی جاتی ہے، آیئے! طوافِ خانہ کعبہ کے فضائل پر **مشتمل 2 فرامین مصطفےٰ** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنتے ہیں، چنانچہ

طواف کے فضائل

1. ارشاد فرمایا: جس نے گِن کر طواف کے 7 پھیرے کئے اور پھر 2 رَکعتیں ادا کیں تو یہ ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہے اور طواف کرتے ہوئے آدمی کے ہر قدم کے بدلے اس کے لئے 10 نیکیاں لکھی جاتی ہیں، اس کے 10 گناہ مٹادیئے جاتے ہیں اور 10 دَرَجات بُلند کر دیئے جاتے ہیں۔ (مسند امام احمد بن حنبل، ج ۲ ص ۲۰۲ حدیث ۴۴۶۲)

2. ارشاد فرمایا: جو بیتُ اللہ کے طواف کے 7 پھیرے کرے اور اُس میں کوئی لَغْو (یعنی بیہودہ) بات نہ کرے تو یہ ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔ (معجم کبیر، ۳۶۰/۲۰، حدیث: ۸۴۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ اولیا! اگر ہم اپنے بزرگوں کے حالات کا مطالعہ کریں تو ہمیں معلوم ہو گا کہ اللہ پاک کے نیک بندے عشقِ الٰہی میں ڈُوب کر حج کی سعادت پانے نکلتے تھے، ان کا حال یہ ہوتا تھا کہ عشقِ الٰہی میں گڑگڑانا، راتوں کو جاگ کر عبادات کرنا اور کثرت سے رونا ان کا معمول ہوتا تھا۔ آیئے! اس بارے میں ایک حکایت سنتے ہیں، چنانچہ

میں کیوں نہ روؤں؟

منقول ہے: حضرت ابو جعفر محمد بن علی بن حسین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ حج کے لئے (اپنے گھر سے) نکلے، جب آپ مسجدِ حرام میں داخِل ہوئے تو بیتُ اللہ شریف کو دیکھ کر رونے لگے حتّٰی کہ آپ کی آواز بلند ہوگئی، آپ سے عرض کی گئی: بے شک سب لوگوں کی نظریں آپ کی طرف لگی ہوئی ہیں لہٰذا اپنی آواز میں کچھ نرمی پیدا کیجئے، ارشاد فرمایا: میں کیوں نہ روؤں؟ شاید میرے رونے کے سبب اللہ پاک

مجھ پر نظرِ رحمت فرمادے اور میں قیامت کے دن اُس کی بارگاہ میں کامیاب ہو جاؤں، پھر آپ نے بیتُ اللہ کا طَواف کیا اور مقامِ ابراہیم پر نماز پڑھی، جب آپ نے سجدے سے سر اُٹھایا تو سجدے کی جگہ آپ کے آنسوؤں سے گیلی ہو چکی تھی۔(رَوضُ الرَّیاحین، الحکایۃ الثانیۃ والسبعون، ص ۱۱۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ حضرت امام عالی مقام امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے پوتے حضرت محمد بن علی رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی کیا کیفیت تھی، اللہ پاک ان کے صدقے ہمیں بھی عبادات میں اخلاص عطا فرمائے اور جو عاشقانِ رسول حج کی سعادت پائیں، اللہ پاک سب کو حجِ مقبول کی سعادتیں عطا فرمائے۔ علمائے کرام نے حجِ مقبول کی کئی نشانیاں بیان فرمائی ہیں، آیئے! ان میں سے چند نشانیاں ہم بھی سنتے ہیں، چنانچہ

مقبول حج کی نشانیاں

مشہور صوفی بزرگ حضرت امام محمد غزالی رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: منقول ہے: **قَبولیّتِ حج** کی ایک علامت یہ (بھی) ہے کہ حاجی جن نافرمانیوں میں پہلے مُبْتَلا تھا، اُنہیں چھوڑ دے اور اپنے بُرے دوستوں کو چھوڑ کر نیکوں کی صحبت اختیار کرے، کھیل کُود اور غفلت کی محافل کو چھوڑ کر ذِکر و فِکر اور بیداری کی محافل اختیار کرے۔(احیاء العلوم، ۱/۸۰۳) ☆ اعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: **حجِ مَبْرُور** (حجِ مقبول) کی نشانی ہی یہ ہے کہ پہلے سے اچھا ہو کر پلٹے۔(فتاویٰ رضویہ، ۲۴/۴۶۷) ☆ حضرت علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اَعظمی رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: (حاجی کو چاہئے کہ وہ) حاجت سے زیادہ زادِ راہ (سفر کا خرچ) لے کہ ساتھیوں کی مدد اور فقیروں پر صدقہ کرتا چلے، کہ یہ **حجِ مقبول** کی نشانی ہے۔(بہار شریعت، حصہ ششم، ۱/۱۰۵۱ بتغیر قلیل) ☆ حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: **حجِ**

مقبول وہ ہے جو لڑائی جھگڑے، گناہ اور دِکھلاوے سے خالی ہو اور صحیح ادا کیا جائے۔(مرآۃ المناجیح،۴/۸۷، بتغیر قلیل) ☆جبکہ مکتبۃ المدینہ کی کتاب ”بہشت کی کُنجیاں“ میں لکھا ہے: **حجِ مقبول وہ حج ہے جس کے** دوران حاجی کوئی گناہ کا کام نہ کرے، نہ ہی رِیاکاری (دکھلاوے) اور شہرت کا کوئی شک وشُبہ ہو، بلکہ محض اللہ (پاک) کی رِضا کے لئے ہو۔(بہشت کی کنجیاں، ص۱۰۷ بتغیر قلیل)

12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام: قافلہ

پیارے اسلامی بھائیو! گناہوں سے بچنے اور نیک نمازی بننے کے لئے عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ (**Linkup**) ہو جائیے۔ 12 دینی کاموں میں خوب بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیا کیجئے! اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! دُنیا و آخرت کی بے شمار بھلائیاں نصیب ہوں گی۔ 12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام: **قافلہ** بھی ہے۔ آپ بھی عاشقان رسول کے ساتھ قافلوں میں سَفر کرنے کا معمول بنائیے، اس کی برکت سے اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! عاشقانِ رسول کی صحبت ملے گی، عِلْمِ دین سیکھنا نصیب ہو گا، نیکیاں کرنے، گُناہوں سے بچنے کا ذِہن بنے گا اور سب سے اَہم بات یہ کہ سُنّتِ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام یعنی نیکی کی دعوت عام کرنے کا موقع نصیب ہو گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

قربانی کی سُنتیں اور آداب

پیارے اسلامی بھائیو! آیئے قربانی کی سنتیں اور آداب سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: انسان بقرہ عید کے دن کوئی ایسی نیکی نہیں کرتا جو اللہ کریم کو خون بہانے سے زیادہ پیاری ہو، یہ قُربانی قیامت میں اپنے سینگوں بالوں اور کُھروں کے ساتھ آئے گی اور قربانی کا خون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ کے ہاں قبول ہو جاتا ہے، لہٰذا خوش دِلی سے قُربانی کرو۔

(ترمذی، ۱۶۲/۳، حدیث:۱۴۹۸) ☆قربانی کے جانور کو گرانے سے پہلے ہی قبلے کا تعیُّن کرلیا جائے، لِٹانے کے بعد بالخصوص پتھریلی زمین پر گھسیٹ کر قبلہ رُخ کرنا بے زَبان جانور کیلئے سخت اذیَّت کا باعث ہے۔ ☆ذَبح کرنے میں اتنا نہ کاٹیں کہ چھری گردن کے مُہرے(ہڈی) تک پہنچ جائے کہ یہ بے وجہ کی تکلیف ہے۔ ☆ جب تک جانور مکمل طور پر ٹھنڈا نہ ہو جائے نہ اس کے پاؤں کاٹیں نہ کھال اُتاریں، ذَبح کر لینے کے بعد جب تک رُوح نہ نکل جائے چھری کٹے ہوئے گلے پر مَس (TOUCH) کریں نہ ہی ہاتھ۔ بعض قصّاب جلد "ٹھنڈی" کرنے کیلئے ذَبح کے بعد تڑپتی گائے کی گردن کی زندہ کھال اُدھیڑ کر چُھری گھونپ کر دل کی رگیں کاٹتے ہیں، اِسی طرح بکرے کو ذبح کرنے کے فوراً بعد بے چارے کی گردن چٹخا دیتے ہیں، بے زَبانوں پر اِس طرح کے مظالم نہ کئے جائیں۔

اعلان:

قربانی کی بقیہ سنتیں اور آداب تربیتی حلقوں میں بیان کئے جائیں گے، لہٰذا ان کو جاننے کیلئے تربیتی حلقوں میں ضرور شرکت کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دعائیں

(1) شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا: جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی درمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اُسے قَبْر میں اپنے رَحْمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔(1)

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرت انس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے، تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شخص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔(2)

﴿3﴾ رَحْمت کے سَتّر دروازے

صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو اُس پر رَحْمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔(3)

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْكِ اللہِ

حضرت اَحْمد صاوِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بَعْض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار

---

1 ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

2 ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

3 ... القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

پڑھنے سے چھ لاکھ دُرود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[1]

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شخص آیا تو حُضُورِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے درمِیان بِٹھالیا۔ اِس سے صَحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ شفاعت نشان ہے: جو شخص یوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[3]

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرت ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا سے رِوایت ہے، سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کو

---

1 ۔۔۔ افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

2 ۔۔۔ القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

3 ۔۔۔ الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۳۲۹، حدیث ۳۱

پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[1]

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[2]

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ الۡحَلِیۡمُ الۡکَرِیۡمُ ، سُبۡحٰنَ اللہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبۡعِ وَرَبِّ الۡعَرۡشِ الۡعَظِیۡمِ

(خُدائے حَلیم وکریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائِق نہیں، اللہ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

ہفتہ واراجتماع کے حلقوں کاشیڈول (بیرونِ ملک)، 28 مئی 2026ء

(1): سنّتیں اور آداب سیکھنا: 5منٹ، (2): دعا یاد کرنا: 5منٹ، (3): جائزہ: 5منٹ، کُل دورانیہ 15منٹ

قربانی کی بقیہ سنّتیں اور آداب

جس سے بن پڑے اس کے لئے ضروری ہے کہ جانور کو بِلا وجہ اِیذا پہنچانے والے کو روکے، اگر باوُجُودِ قدرت نہیں روکے گا تو خود بھی گنہگار اور جہنم کا حقدار ہوگا۔ مکتبۃ المدینہ کی 1197 صفحات پر مشتمل کتاب، "بہارِ شریعت" جلد3 صفحہ 660 پر ہے: جانور پر ظُلم کرنا ذِمّی کافِر پر (اب دنیا میں سب کافِر حَربی ہیں) ظُلم کرنے سے زیادہ بُرا ہے اور ذِمّی پر ظلم کرنا مسلم پر ظلم کرنے سے بھی بُرا ہے کیونکہ جانور کا کوئی مُعین و مددگار اللہ کریم کے سوا نہیں اس غریب کو اس ظلم سے کون بچائے!۔ (دُرِّمُختار و رَدُّ المُختار، ۹/۶۶۲) ☆ قربانی کرنے سے کچھ گھنٹے پہلے جانوروں کو بھوکا پیاسا رکھا جاتا ہے جس سے انہیں سخت تکلیف

---

1 ... مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی کیفیۃ الصلاۃ... الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

2 ... تاریخ ابنِ عساکر، ۱۹/۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵

پہنچتی ہے۔ حضرت علامہ مفتی امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: قربانی سے پہلے اُسے چارا پانی دے دیں یعنی بھوکا پیاسا ذبح نہ کریں اور ایک کے سامنے دوسرے کو نہ ذبح کریں اور پہلے سے چُھری تیز کرلیں ایسا نہ ہو کہ جانور گرانے کے بعد اُس کے سامنے چُھری تیز کی جائے۔ (بہار شریعت، ۳/۳۵۲) ☆ قربانی کرنے کے حوالے سے مزید **معلومات** حاصل کے لئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"ابلق گھوڑے سوار"** کا مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆ آبِ زم زم پیتے وقت کی دُعا

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع کے شیڈول کے مطابق **"آبِ زم زم پیتے وقت کی دعا"** یاد کروائی جائے گی۔ وہ دُعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ اَسْئَلُکَ عِلْمًا نَّافِعًا وَ رِزْقًا وَّاسِعًا وَ شِفَاءً مِّنْ کُلِّ دَآءٍ۔

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے علمِ نافع کا، اور رزق کی کشادگی کا اور ہر بیماری سے شفایابی کا سوال کرتا ہوں۔

(مدنی پنج سورہ، ص214)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆ اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: (آخرت کے معاملے میں) گھڑی بھر غور و فکر کرنا 60 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔ (جامع صغیر للسیوطی، ص۳۶۵، حدیث: ۵۸۹۷)

آیئے! نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے سے پہلے "اچھی اچھی نیتیں" کر لیجئے۔

(1) رِضائے الٰہی کے لئے خود بھی نیک اعمال کے رِسالے سے اپنا جائزہ لوں گا اور دوسروں کو بھی ترغیب دوں گا۔

(2) جن نیک اعمال پر عمل ہوا اُن پر اللہ پاک کی حمد (یعنی شکر) بجالاؤں گا۔

(3) جن پر عمل نہ ہو سکا اُن پر افسوس اور آئندہ عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(4) گناہوں سے بچانے والے کسی نیک عمل پر خدانخواستہ عمل نہ ہوا تو توبہ و استغفار کے ساتھ ساتھ آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کروں گا۔

(5) بلاضرورت اپنی نیکیوں (مثلاً فُلاں فُلاں یا اِتنے اتنے نیک اعمال پر عمل ہے) کا اظہار نہیں کروں گا۔

(6) جن نیک اعمال پر بعد میں عمل ہو سکتا ہے (مثلاً آج 313 بار درود شریف نہیں پڑھے) تو بعد میں یا کل عمل کر لوں گا۔

(7) نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے کے اصل مقصد (مثلاً خوفِ خدا، تقویٰ، اخلاقیات کی درستی، دینی کاموں میں ترقی وغیرہ) کو حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(8) کل بھی نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا (یعنی اعمال کا جائزہ لوں گا)۔

(9) رسمی خانہ پُری نہیں بلکہ جائزے کے ساتھ نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا۔

آج جن جن نیک اعمال پر عمل کی سعادت پائی، نیچے دیئے گئے خانوں میں صحیح (یعنی اُلٹا رائٹ) کا نشان اور عمل نہ ہونے کی صورت میں (0) کا نشان لگائیے۔

توجہ: اپنے ہی رسالے پر نگاہ رکھتے ہوئے جائزہ لیجیے۔

☆اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

یومیہ 56 نیک اعمال:

(1) اچھی اچھی نیتیں کیں؟ (2) پانچوں نمازیں جماعت سے ادا کیں؟ (3) گھر، بازار، مارکیٹ وغیرہ جہاں بھی تھے وہاں نمازوں کے اَوقات میں نماز پڑھنے سے قبل نماز کی دعوت دی؟ (4) رات میں سورۃُ الملک پڑھ یا سُن لی؟ (5) پانچوں نمازوں کے بعد کم از کم ایک ایک بار آیۃُ الکُرسی، سُورۃُ الاِخلاص اور تسبیحِ فاطمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا پڑھی؟ (6) کنزُالاِیمان مع خزائنُ العِرفان یا نُورُ العرفان سے کم از کم تین آیات ترجمہ و تفسیر کے ساتھ پڑھیں یا سُنیں؟ یا صِراطُ الجنان سے کم و بیش دو صفحات پڑھ یا سُن لئے؟ (7) شَجرے کے کچھ نہ کچھ اَوراد پڑھے؟ (8) کم از کم 313 بار دُرُود شریف پڑھا؟ (9) آنکھوں کو گناہوں (یعنی بدنِگاہی، فلمیں ڈرامے، موبائل پر گندی تصاویر اور ویڈیوز، نامحرم عورتوں اور کزنز وغیرہ کو دیکھنے) سے بچایا؟ (10) کانوں کو گناہوں یعنی غیبت، گانے باجوں، بُری اور گندی باتوں، موبائل کی میوزیکل ٹیون، کالر ٹیون وغیرہ وغیرہ سُننے سے بچایا؟ (11) راستے میں چلتے ہوئے یا کار یا بس وغیرہ میں سَفَر کے دوران خود کو فضول نِگاہی سے بچاتے ہوئے کیا آج

آپ نے نِگاہیں نیچی رکھیں؟ اور بلا ضرورت اِدھر اُدھر دیکھنے سے اپنے آپ کو بچایا؟ (12) اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ یا مکتبۃ المدینہ کی کسی کتاب یا رِسالے یا "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کو کم از کم 12 منٹ پڑھا یا سُنا؟ (13) بات چیت، فون پر گفتگو اور کام کاج موقوف کر کے اَذان و اِقامت کا جواب دیا؟ (14) (گھر میں یا باہر) کسی پر غصّہ آجانے کی صورت میں چُپ رہ کر غُصّے کا عِلاج فرمایا یا بول پڑے؟ (15) اپنے اَعمال کا جائزہ لیتے ہوئے نیک اعمال کے رِسالے کے خانے پُر کئے؟ (16) "مرکزی مجلسِ شوریٰ" کے اُصولوں کے مطابق اپنے نگران کی اِطاعت کی؟ (17) گھر اور باہر ہر چھوٹے بڑے سے اچھے انداز سے یعنی آپ جناب اور جی جی کہہ کر گفتگو کی؟ (18) مدرسۃ المدینہ (بالغان) میں قرآنِ کریم پڑھا، یا پڑھایا؟ (19) عِشا کی جماعت سے دو گھنٹے کے اندر اندر سونے کی کوشش کی؟ (20) دعوتِ اِسلامی کے دینی کاموں کو اپنے نگران کے دیئے ہوئے شیڈول کے مطابق کم از کم دو گھنٹے دیئے؟ (21) صدائے مدینہ لگائی؟ (22) اپنے گھر کے جَھروکوں (یعنی باہر دیکھنے کے لئے رکھی گئی کھڑکیوں) سے (بِلا ضرورت) باہر نیز کسی اور کے دروازوں وغیرہ سے اُن کے گھروں کے اندر جھانکنے سے بچنے کی کوشش کی؟ (23) آپ کے ہاں گھر درس ہوا؟ یا کسی عُذر کی صورت میں آپ کی غیر موجودگی میں گھر درس کا سلسلہ ہوا؟ (24) کم از کم ایک مَدَنی درس (مسجد، دُکان، بازار وغیرہ جہاں سہولت ہو) دیا، یا سُنا؟ (25) سُنّت کے مطابق لباس (جو لیڈیز کلر مثلاً شوخ یعنی تیز رنگ یا چمکیلا نہ ہو یا ایسے رنگ کا بھی نہ ہو جو شرعاً منع ہے وہ) پہنا؟ (26) کیا آپ کا زُلفیں رکھنے کی سُنّت پر عمل ہے؟ (27) داڑھی منڈوانے یا ایک مُشت سے گھٹانے کا گناہ تو نہیں کیا؟ (28) گناہ ہو جانے کی صورت میں فوراً توبہ کی؟ (29) سُنّت کے مُطابق کھانا کھایا اور کھانے سے پہلے اور بعد کی دُعائیں پڑھیں؟ (30) گھر، دفتر، بس، ٹرین وغیرہ میں آتے جاتے اور گلیوں سے گزرتے ہوئے راہ میں کھڑے یا بیٹھے ہوئے مسلمانوں کو سلام کیا؟ (31) اِن سُنّتوں پر کچھ نہ کچھ عمل کیا؟ (مسواک، گھر میں آنا جانا، سونا جاگنا، قبلہ رُخ بیٹھنا وغیرہ)؟ (32) ظہر کی چار سُنّتِ قَبلیہ فرض سے پہلے ادا کیں؟ (33) تہجّد کی نماز پڑھی؟ یا رات نہ سونے کی صورت میں صلوۃُ اللَّیل ادا کی؟ (34) اوّابین یا اِشراق وچاشت کے نوافل پڑھے؟ (35) کیا آج آپ نے عصر یا عشا کی سُنّتِ قَبلیہ پڑھیں؟ (36) اِنفرادی کوشش کے ذریعے دعوتِ اِسلامی کے 12 دینی کام میں سے کم از کم ایک دینی کام کی ترغیب دِلائی؟ (37) دوسروں سے مانگ کر کوئی چیز (مثلاً چپّل، چادر، موبائل فون، چارجر، گاڑی وغیرہ وغیرہ) اِستِعمال تو نہیں کی؟ (38) جھوٹ بولنے، غیبت و چُغلی کرنے / سُننے سے بچے؟ (39) کچھ نہ کچھ وقت کے لئے "مَدَنی چینل" دیکھا؟ (40) کسی ایک یا چند سے دُنیوی طور پر ذاتی دوستی ہے؟ (41) قرض ہونے کی صُورت میں (ادائیگی کی طاقت کے باوجود) قرض خواہ کی اِجازت کے بغیر قرض ادا کرنے میں تاخیر تو نہیں کی؟ نیز کسی سے عاریتاً (یعنی Temporary) لی ہوئی چیز ضرورت پوری ہونے پر طے کئے ہوئے وقت کے اندر واپس کر دی؟ (42) عاجزی کے ایسے الفاظ جن کی تائید دل نہ کرے بول کر نفاق وریاکاری کا جُرم تو نہیں کیا؟ مثلاً لوگوں کے دل میں اپنی عزّت بنانے کے لئے اس طرح کہنا: "میں حقیر ہوں، کمینہ ہوں" جبکہ دل میں ایسا نہ سمجھتا ہو۔ (43) صفائی سُتھرائی کے عادی اور سلیقہ مند ہیں؟ (44) کسی مُسلمان کا عیب ظاہر ہو جانے پر (بلا مصلحتِ شَرعی) اُسکا عیب کسی اور پر ظاہر تو نہیں کیا؟ (45) تفسیر سننے سنانے کا حلقہ لگایا، یا شرکت کی؟ (46) ہر جائز وعزّت والے کام سے پہلے بِسْمِ اللہ پڑھی؟ (47) چوک درس دیا، یا سُنا؟ (48) اپنے والدین اور پیر و مُرشد کے لئے دُعائے مغفرت اور کچھ نہ کچھ اِیصالِ ثواب کیا؟ (49) مسجد، گھر، آفس وغیرہ میں اِسراف سے بچنے کی کوشش کی؟ (50) ٹریفک قوانین کی پابندی کی؟ (51) کسی اِسلامی بھائی (خصوصاً ذِمّے دار) سے مَعَاذَ اللہ کوئی بُرائی صادر ہو جائے اور اِصلاح کی ضرورت ہو تو تحریری طور پر، یا مِل کر،

(52) براہِ راست (نرمی سے) سمجھانے کی کوشش فرمائی؟ یا مَعَاذَ اللہ بِلا اِجازتِ شرعی کسی اور پر اِظہار کر کے غیبت کا گناہِ کبیرہ کر بیٹھے؟ زبان کو گناہوں (یعنی اِلزام تراشی، دِل آزاری، گالی گلوچ وغیرہ) سے بچایا؟ (53) زبان کو فُضول اِستِعمال (یعنی وہ گفتگو جس سے دینی یا دُنیاوی فائدہ نہ ہو) سے بچانے کی عادت بنانے کے لئے کچھ نہ کچھ اِشارے سے گفتگو کی؟ (54) (گھر میں اور باہر) مذاق مسخری، طنز، دل آزاری اور قہقہہ لگانے (یعنی کِھل کِھلا کر ہنسنے) سے بچنے کی کوشش کی؟ (55) عمامہ شریف باندھا؟ (56) ماں باپ کا اَدب واِحترام بجالائے؟

قفلِ مدینہ کارکردگی

☆لکھ کر گفتگو 12 مرتبہ ☆اشارے سے گفتگو 12 مرتبہ ☆نگاہیں گاڑے بغیر گفتگو 12 مرتبہ

ہفتہ وار 10 نیک اعمال

(57) گھر سے اِس ہفتے کسی نہ کسی اِسلامی بہن (مثلاً بہن / بیٹی / والدہ بچوں کی والدہ وغیرہ) کو اسلامی بہنوں کے اِجتماع میں بھیجا؟ (58) ہفتہ وار مَدَنی مذاکرہ دیکھنے / سُننے کی سعادت حاصل کی؟ (59) ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں اوّل تا آخر (یعنی مغرب تا اشراق وچاشت) شرکت کی؟ (60) اِس ہفتے یومِ تعطیل اِعتِکاف کی سَعادت پائی؟ (61) اِس ہفتے کم از کم کسی ایک مریض یا دُکھیارے کے گھر یا اسپتال جا کر سُنّت کے مطابق عِیادت یا غمخواری یا عزیز کے اِنتِقال پر تعزیت کی؟ (62) اِس ہفتے پیر شریف (یا رہ جانے کی صُورت میں کسی بھی دن) کا روزہ رکھا؟ (63) ہفتہ وار رِسالہ پڑھ یا سُن لیا؟ (64) اِس ہفتے کم از کم ایک بار علاقائی دورہ کیا؟ (65) اِس ہفتے کم از کم ایک اِسلامی بھائی کو (جو پہلے دینی ماحول میں تھے، یا پہلے اِجتماع میں آتے تھے مگر اب نہیں آتے) تلاش کر کے اُن کو دینی ماحول سے وابستہ کرنے کی کوشش کی؟ (66) ہفتہ وار حلقے میں شرکت کی؟

ماہانہ 3 نیک اعمال

(67) پچھلے اِسلامی مہینے کا نیک اعمال کا رِسالہ فِل یعنی پُر کر کے اپنے نگران و ذِمّہ دار کو جمع کروادیا؟ (68) اِس ماہ آپ نے کم از کم تین دن کے قافلے میں سفر کیا؟ (69) اِس ماہ کسی سُنّی عالم (یا اِمام مسجد، مؤذِّن، خادم) کی کچھ نہ کچھ مالی خدمت کی؟

سالانہ 1 نیک عمل

(70) اِس سال ٹائم ٹیبل کے مطابق ایک مہینے کے قافلے میں سفر فرمایا؟

زندگی بھر کے 2 نیک اعمال

(71) زِندگی بھر کے نصاب کا مُطالعہ فرمالیا؟ (72) زندگی میں یک مُشت (یعنی ایک ساتھ) 12 ماہ اور مختلف کورسز (12 دینی کام کورس، 7 دِن کا اِصلاحِ اَعمال کورس، 7 دِن کا فیضانِ نَماز کورس) کی سعادت حاصل کرلی؟

دعائے امیرِ اَہلِ سُنّت

یا اللہ پاک! جو کوئی سچے دل سے نیک اعمال پر عمل کرے، روزانہ جائزہ لے کر رسالہ پُر کرے اور ہر ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروادیا کرے، اُس کو اِس سے پہلے موت نہ دینا جب تک یہ کلمہ نہ پڑھ لے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ

النَّبِیِ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد